باسمه تعالیٰ

قال رسول اللهﷺ: " من قال: رضيت بالله ربا، و بالاسلام دينا،و بمحمَّد رسولا، وجبت له الجنة". (ابوداؤد:۲/۸۷)

’’جس نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمدﷺ کو اپنا رسول مان لیا،اس پر جنت واجب ہوگئی‘‘

ایک مسلمان کا سب سے بڑا قیمتی سرمایہ اُس کا

’’ایمـــــــان‘‘

ہوتا ہے!

اپنا ایمان بچائیے!

مرتبـــــہ:

ابوحنیفہ حنیف احرارؔ سوپولوی

ناگا مسجد،فونڈا، گوا

شائع کردہ:

آل انڈیا امامس کونسل گوا

ملنے کا پتہ:

مکتبہ احرارؔ، ناگا مسجد، فونڈا، گوا

ایمرجنسی میں ان نمبرات پر ربط کریں: 9960719466,7875110086,9764020850

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید:

جیسے ہی سورج غروب ہوتا ہے، جھونپڑیوں میں چراغ، گھروں میں لیمپ، مکانوں میں لالٹین، محلوں میں لائٹ اور بنگلوں میں بلب اور قمقمے جلا دیے جاتے ہیں؛ تا کہ تاریکی کی وحشت، اندھیری کی ہیبت اور رات کے بھیانک خوف سے نجات مل سکے؛ لیکن جیسے ہی تاریکی کا سینہ چاک کر کے صبح کا سورج نکلتا ہے، ہر روشنی بند کر دی جاتی ہے، اگر بند نہ کیا جائے تب بھی وہ خود بہ خود بے نور ہو جاتا ہے، اس کا نہ کوئی فائدہ رہتا ہے، نہ کوئی ضرورت، اگر کوئی شخص دو پہر کو دن کے اجالے میں چراغ جلانے کی فکر کرے گا تو لوگ اسے بیوقوف کے علاوہ کچھ اور نہیں کہیں گے؛ ٹھیک اسی طرح آسمان کے چھت کے نیچے آباد سب سے بڑا گھر اس دنیا میں اللہ تعالی نے انسانی دلوں کی تاریکی، ضلالت اور بے راہ روی کی ظلمت کو ختم کرنے کے لیے الگ الگ وقت میں الگ الگ ہدایت کی شمع لے کر انبیاء کرامؑ کو بھیجتا رہا ہے؛ سب سے آخر میں حضرت محمدﷺ کو کامل ترین دینی آفتاب بنا کر مبعوث فرمایا، آپ کے بعد نہ کسی دین کی ضرورت ہے، نہ کسی روشنی کی، آپ کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے، آپ کی شریعت کے بعد اب کوئی نئی شریعت نہیں، آپ کا لایا ہوا دین ساری انسانیت کے لیے ہے اور اسی میں سب کی کامیابی اور نجات ہے، ’’اس دین (اسلام) کے بعد کوئی دین اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں، جو کوئی نیا یا پرانا دین قبول کرے گا، وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں ناکام ہوگا اور خسارہ اٹھائے گا‘‘۔ (آل عمران:۸۵)

اسلام کے آنے کے بعد تمام دین اور ساری شریعت منسوخ ہو چکی ہے، اب اسلام کے علاوہ کسی دوسری شریعت عمل جائز نہیں اور نہ کوئی دوسرا دین قابل قبول ہے: ’’دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے، اور اہل کتاب (یہودی و عیسائی) نے یہ حقیقت جاننے کے باوجود، دشمنی اور جلن کی وجہ سے اس میں اختلاف پیدا کیا ہے، اللہ کی آیات کو جو جھٹلاتا ہے، اللہ ان کا حساب بہت جلد لینے والا ہے‘‘۔ (آل عمران:۱۹)

آپﷺ کی نبوت کے بعد کوئی نئی نبوت نہیں، آپ کے دین کے بعد کوئی دین نہیں اور آپﷺ کے امتی کے بعد کوئی امت بھی نہیں۔ (مقدمہ دارمی:۳۹)

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میں واضح شریعت لے کر آیا ہوں، اگر آج موسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری ہی شریعت کی اتباع لازم ہوتی‘‘۔ (ابوداؤد:۴/۹۷)

ایمان اور اسلام کیا ہے؟

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ: ہم لوگ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اجنبی شخص آیا جس کے اوپر سفر کا کوئی اثر نہیں تھا اور رسول اللہﷺ سے قریب بے تکلف ہو کر بیٹھ گیا اور پوچھا: اے محمدؐ! ’’ایمان‘‘ کیا ہے؟ تو رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’تم اللہ پر، اللہ کے فرشتوں پر، اللہ

کے رسولوں پر، اللہ کی کتابوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر مکمل طور پر یقین رکھو‘‘ (یہ ایمان ہے) انھوں نے کہا: آپ نے سچ کہا، پھر سوال کیا: اے محمدؐ! ’’اسلام‘‘ کیا ہے؟ تو رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’سچے دل سے اس بات کی گواہی دینا کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، روزہ رکھنا، زکاۃ دینا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا‘‘ (یہ اسلام ہے) پھر پوچھا: اے محمدؐ! ’’احسان‘‘ کیا ہے؟ تو آپﷺ نے فرمایا: ’’تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو تو کم از کم یہ خیال کرو کہ: ’’اللہ تعالی تم کو دیکھ رہا ہے‘‘ (یہی احسان اور اخلاص ہے) پھر پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ تو آپﷺ نے فرمایا: ’’اس بارے میں سائل سے زیادہ علم مسئول کو نہیں ہے‘‘، پھر قیامت کی نشانی کے بارے میں سوال کیا: تو رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’باندی اپنے مالک کو پیدا کرے گی، ننگے پاؤں چلنے والے، بکری چرانے والے اور فقیر لوگ لمبی لمبی عمارت بنانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے‘‘۔ پھر یہ شخص چلا گیا، رسول اللہﷺ نے اس کو بلانے کے لیے بھیجا تو وہ کسی کو نہیں ملا، تب رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’یہ جبرئیل تھے جو تم کو تمھارا دین سکھانے آئے تھے‘‘۔ (سنن ابن ماجہ:۱/۲۴)

مسلمان کون ہے؟

جو شخص اپنی ساری مرضی اللہ کے حوالے کر دے اور پوری زندگی رسول اللہﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گزارے، اس کو ’’مسلمان‘‘ کہتے ہیں، مسلمان ہمیشہ سچ بولتا ہے، امانت دار ہوتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، پڑوسیوں کا حق ادا کرتا ہے، حرام کاموں اور ناحق خون بہانے سے بچتا ہے، بدکاری، چھوٹی بات سے پرہیز کرتا ہے، یتیم کا مال نہیں کھاتا، پاکدامن مرد و عورت پر تہمت و الزام تراشی نہیں کرتا ہے، وہ اللہ کے حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہے، وہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے، اسی کی عبادت کرتا ہے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، محمدﷺ کو اللہ کا بندہ اور آخری رسول مانتا ہے، ہمیشہ حق کا ساتھ دیتا ہے، اچھے اخلاق کا ترجمان ہوتا ہے، ہر کام سے پہلے وہ یہ دیکھتا ہے کہ: ’’اس سلسلے میں اللہ کا حکم اور رسول اللہﷺ کی ہدایت کیا ہے‘‘۔ (احمد:۳/۲۶۳)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ: ’’رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’جو ہماری نماز پڑھتا ہے، ہمارے قبلہ کا استقبال کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے، وہ ایسا مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسولﷺ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے، تم اللہ کی ذمہ داری میں رخنہ مت پیدا کرو‘‘۔ (صحیح بخاری:۱/۸۷)

اسلام کا سب سے بڑا دشمن:

قرآن کے مطابق اسلام کے چار بڑے دشمن ہیں: یہود، نصاری، مشرکین اور منافقین، ان میں دو ایسے دشمن ہیں، جن کی دشمنی کبھی ختم نہ ہوگی: (۱) یہود، (۲) نصاری۔

(۱) ’’یہود‘‘ یہ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے ’’یہودا‘‘ کی نسل اور ان کی طرف منسوب ایک قوم ہے، انھیں کو ’’بنی اسرائیل‘‘ بھی کہتے ہیں، قرآن میں اللہ تعالی نے اس قوم کو اسلام کا سب سے زیادہ

سخت دشمن کہا ہے۔(مائدہ:۸۲)

(۲) ’’نصاریٰ‘‘ یہ حضرت عیسیٰ کے احباب اور حواری ہیں، انھیں کو ’’عیسائی اور کرسچن‘‘ بھی کہتے ہیں، انھوں نے اپنی خواہش اور احبار کو خدا بنالیا اور حق کا انکار کردیا۔(توبہ:۳۱)

’’یہودیوں نے عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہا؛ اس لیے قرآن نے ان دونوں کو کافر اور مشرک کہا ہے‘‘۔(توبہ:۳۰) ’’ان دونوں کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ سب کو اپنے مذہب میں داخل کرلیں‘‘۔(بقرہ:۱۲۰)

یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں؛ لیکن جب اسلام کے خلاف کام کرتے ہیں تو دونوں ایک ہوجاتے ہیں، ان دونوں نے حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کیا، یہ قرآن کو نہیں مانتے: اس لیے یہ دونوں مسلمان نہیں، ’’ان دونوں قوموں پر اللہ اور اللہ کے فرشتے اور سارے انسانوں کی لعنت بھیجی گئی ہے‘‘۔(بخاری:۲/۱۰۲)

باطل کے چار ہتھیار:

دوسروں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کے لیے باطل ہمیشہ چار طرح کے ہتھیار استعمال کرتے ہیں: (۱) طاقت، (۲) روپیہ، (۳) لڑکی، (۴) اور علم۔

سب سے پہلے یہ فوجی اور مادی طاقت استعمال کرتے ہیں، آج وہ اسرائیل اور دوسرے مختلف ممالک میں استعمال کررہے ہیں۔ دوسرے درجے میں روپے اور پیسے پانی کی طرح بہادیتے ہیں، جیسے پوری دنیا میں کررہے ہیں، تیسرے درجے میں وہ اپنی تربیت یافتہ خوبصورت دوشیزاؤں اور نوخیز لڑکیوں کو استعمال کرتے ہیں، جیسے پورے عالم عموماً اور ہندستان میں خصوصاً کام کررہی ہیں اور آخری مرحلے میں وہ ٹکنیکی، عصری اور فرسودہ علم سے دوسروں کو مسحور کرتے ہیں اور اپنے مذہب میں لانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، مثال کے طور پر: ’’تم کو اللہ نے کیا دیا؟ رسول محمدؐ سے تم کو کیا ملا؟ جو کچھ ملتا ہے وہ ’’جیجس دیتا ہے‘‘۔

ایمان ہمارا قیمتی سرمایہ:

ایک آدمی کے پاس روپیہ، بنگلہ، گاڑی، حکومت، نوکر چاکر اور دنیاوی عیش وعشرت کے سارے سامان موجود ہیں؛ مگر اس کے پاس ’’ایمان‘‘ نہیں ہے، تو وہ آخرت میں سب سے بڑا مفلس انسان ہوگا اور اس کو سیدھا جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور ایک آدمی کے پاس دنیا کا کچھ نہیں ہے، وہ فقیر، غریب، مفلس، نادار اور بھکاری ہے؛ لیکن وہ دنیا سے ’’ایمان اور اسلام‘‘ کے ساتھ گیا ہے، تو وہ آخرت کا مالدار ترین انسان ہے، وہ آخرت کی ساری سہولیات اور جنت کا مستحق ہوگا‘‘۔(بخاری ۸/۴۲، مسلم:۴/۱۹۹۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ’’ایمان‘‘ ہوگا، وہ جہنم میں نہیں جائے گا‘‘۔(ابن ماجہ:۲/۱۳۹۷)

اسلام میں مرتدین کی سزا:

اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو اپنا دین بدل لے، اس کو قتل کرڈالو‘‘۔(ابن ماجہ:۲/۸۴۷)، ہر انسان کو اپنی نجات کے لیے ’’ایمان‘‘ کی ضرورت ہے، اللہ کو کسی کی ضرورت نہیں، ’’اگر کوئی شخص مرتد ہوا تو فوراً اس سے اس کی بیوی کا تعلق ختم ہوجاتا ہے‘‘۔(عبدالرزاق:۷/ ۱۶۱) مرتدین کی سزا یہ ہے کہ اس پر قیامت تک اللہ کی، اللہ کے فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہوگی۔(آل عمران:۸۷)

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: ’’اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے ’’دین‘‘ سے پھرے گا، (اس کا نقصان اسی کو بھگتنا ہوگا) اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایسے لوگوں کو ’’ایمان‘‘ دے دیں گے، جنھیں اللہ پسند کریں گے اور جو اللہ سے محبت کریں گے، وہ مومنین کے ساتھ نرم اور کافروں کے ساتھ سخت ہوں گے‘‘۔(مائدہ:۵۴)

’’اے ایمان والو! جو اہل کتاب جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی وہ (یہود و نصاریٰ) اور کافر تمھارے دین کو کھیل تماشا بناتا ہے، تم ان سے ہرگز دوستی نہ رکھو، اللہ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو‘‘۔(مائدہ:۵۷)

توبہ کا دروازہ اب بھی کھلا ہے:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ: انصار میں کا ایک آدمی مسلمان ہوا، پھر مشرکین سے مل کر ’’مرتد‘‘ ہوگیا، پھر اسے اپنے کیے پر افسوس ہوا، تو اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ سے میرے بارے میں پوچھو! کیا میرے لیے توبہ ہے؟ تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ: فلاں شخص کو افسوس اور ندامت ہوگئی ہے، انھوں نے ہمیں آپ سے دریافت کرنے کو کہا ہے: کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی آیت: ۸۶ سے: ۸۹، تک نازل فرمائی (جس نے ایمان، رسول کے حق کی شہادت اور بینات کے بعد کفر کیا، ایسے ظالم کو اللہ ہدایت نہیں دیتا، اس پر ہمیشہ اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی، اس کی سزا ہلکی نہ ہوگی، نہ اس کو مہلت ملے گی، ہاں اگر کوئی اس کے بعد توبہ کرلے اور نیک اعمال شروع کردے تو بیشک اللہ معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو کہلا بھیجا، پھر اس نے ’’اسلام‘‘ قبول کرلیا‘‘۔(نسائی:۷/ ۱۰۷)

اسلام اپنے سے سارے دین اور شریعت کو منسوخ کردیتا ہے، اسلام میں آنے سے پہلے کے سارے گناہ کو ختم کردیتا ہے، اگر کسی نے اسی (۸۰) سال تک کفر وشرک کی تاریک دَل دَل میں پھنس کر زندگی کو ضائع کیا؛ مگر اب اُسے اسلام کی روشنی مل گئی تو قرآن اس کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ضرور معاف فرمادیں گے، اسلام پہلے کے سارے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔(سورۂ زمر، آیت:۵۳، مسلم:۱/۱۱۲)

آؤ اسلام کی طرف:

کسی کارخانہ میں کام کرنے والے مزدور کو خود اس کا مالک یہ پیغام دے دے کہ: تم کو جو چاہیے، وہ براہِ راست مجھ سے مل کرلے لیا کرو‘‘ تو اس کو کتنی خوشی ہوگی؟ ٹھیک اسی طرح دنیا کی ہر مخلوق اللہ کی محتاج ہے، ہر چیز پر قدرت صرف اللہ کو حاصل ہے اور مخلوق کی ضروریات سے ہر آن اللہ واقف ہے؛ اس لیے اللہ کہتا ہے: تم کو جو چاہیے، وہ مجھ سے مانگو، میری ہی عبادت کرو، میں نے ہی تم کو پیدا کیا ہے، میں ہی تمھاری ساری ضروریات کو پوری کرتا ہوں، تمھاری آنکھ میں روشنی، تمھارے کان میں سننے کی قوت، تمھارے ناک، منھ، زبان اور تمھارے جسم ودل میں حرکت سب میری اجازت کا محتاج ہے، جب تم نے زندگی نہیں مانگی تو ہم نے زندگی عطا کی، تم کچھ بھی طلب کرنے کے لائق نہیں تھے، تب ہم نے تم کو سب کچھ دیا، آج کوئی کہتا ہے: ’’جیجس سب کچھ دیتا ہے‘‘ کوئی کہتا ہے: ’’فلاں سب کچھ دیتا ہے‘‘ کوئی اور کچھ کہتا ہے، ان سے پوچھو: ’’اِن سب کو کس نے پیدا کیا؟ ان کو کس نے سب کچھ عطا کیا؟ اور یہ سب کہاں سے لیتا ہے؟ ظاہر سی بات ہے سب کو ’’اللہ‘‘ ہی عطا کرتا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی ’’خدا‘‘ یا ’’خدا کا بیٹا‘‘ نہیں: ’’اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں‘‘۔(اخلاص:۱،۴)

کیا آپ سمجھتے ہیں:

اللہ ایک ہے، یا تین ہے، یا تین میں کا تیسرا ہے، یا اللہ کا کوئی بیٹا ہے؟؟؟؟

محمد ﷺ کی نبوت وشریعت کے بعد بھی عیسیٰؑ کی شریعت قابل عمل سمجھتے ہے؟

کیا جرم کوئی کرے گا، اس کی سزا حضرت عیسیٰؑ کو ملے گی؟ یا مجرم کو سزا ملے گی؟؟

کیا انسان اپنی زندگی جینے کے لیے آزاد ہے؟ یا شریعت کا پابند؟؟؟؟

کیا آپ ایمان لانے کے بعد پھر سے کفر کی طرف پھر جانے کو پسند کریں گے؟؟؟

نہیں، ہرگز ہرگز نہیں، تو پھر کسی بھی لالچ میں آکر اپنے ایمان کا سودا مت کیجیے!!!

اللہ سے عہد:

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہوکر اپنے کیے پر توبہ کریں، اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں اور یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم کسی بہکانے والے، گمراہ کرنے والے اور غیر اسلام کی دعوت دینے والے کی بات پر کان نہیں دھریں گے، ہمارا ایمان ہماری دولت ہے، ہمارا اسلام ہماری پونجی ہے اور ایمان پر خاتمہ ہماری زندگی کی آخری خواہش ہے، ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص یہ کہتا ہے کہ: میں اللہ کو اپنا رب، محمد ﷺ کو اپنا نبی اور اسلام کو اپنا دین بخوشی تسلیم کرتا ہوں، اس پر جنت واجب ہوگئی‘‘۔(ابوداؤد:۲/۸۷)

☆تمت بالخیر☆